منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ۔ پیدا خاتم و ہویدا آمدہ منشور محمدی ۔ توریت بالتوریہ انجیل بانجیل ہمگویان صفت و سیرت ہر و محمد

منشور محمدی کا فرمان	جاری رہی تا بختم دوران	مشارق رہی تا ہزار تزئین	آمین آمین الہی آمین

نمبر ۱۵ | مطبوعہ ۲۵ - جمادی الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت منبع جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری دام مجدہ

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو	سبحانک لا شریک یا ہو
تجھ کو نہین زن سے اور نہ فرزند	ما بنا پ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہی معبود	ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی	ہر دلمین تری جگہ نہان ہی
احسان ترا ہی کیا فراوان	منت کو ترے نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہے تو	حادث سب اور قدیم ہے تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو	نار نمرود سرد تر ہو
تمہاری پہ آئے جب تو آدے	پانی سے آگ مین لگا دے
تیری رحمت جو جوش پر آئے	ابر رحمت خروش پر آئے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا	محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے، باعث دو عالم	سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمۂ رحمت الٰہی	خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت	زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب رب داور	بے سایہ تنہا جسکا جسم اطہر

سردفتر انبیا محمد	سردار اصفیا محمد
اللہ کا ہو سلام اوسپر	اس کے اصحاب پر معطر
بعد اس کے اے ناظرین منشور	اے پاک دلان بذل معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا	دین حق کا ہے اس سے چرچا
منشور محمدی یہی ہے	توقیع سرمدی یہی ہے
بیدینونکو اس سے ہے ہدایت	دینداروں کو ہی فرع ملت
اسپر گذرا ہی تیر ہو ان سال	ہی چودہ ہو ان سال اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین	شرمندہ ہے جس سے ماہ پروین
صورت پر اس کے یہ جوانی	دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہے کاغذ زر	کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اس کے نور دین ہے	جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے
حرفونمین بہری کب سیاہی	ہے چشم پری کی روشنائی
ایسا اخبار صدق آثار	ہے تمسے شیوع کا طلبگار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا	ہر شے مین کمال اپنا
ہے پانچ دیہ قیمت سال	کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
امید ہے صاحبان ہمت	قیمت دیوین گے حسب طاقت

ہی دل ست و حاشے ہزواری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

اشتہار منتخبات قرآن مجید بزبان انگریزی

ترقی خواہان اسلام کو مژدہ ہو کہ اندنون منشی
محمود خان ساکن پونہ نے ایک رسالہ بنام سلیکشن
فرام دی قرآن انگریزی زبان مین یہان پر
چھپوایا ہے ماشاء اللہ نہایت عمدہ انتخاب قابل
دید ہے عمدہ کاغذ خوب تانپ فصیح انگریزی
اور ابتدا مین دس گیارہ عیسائی مصنفون
اور مورخون کے اقوال ثبت ہین جو یہ ثابت
کرتے ہین کہ قرآن مجید معجزہ ہے فصاحت و بلاغت
صنایع و بدایع مین بے نظیر و بے عدیل ہے اسکی
اخلاقی تعلیم نہایت پاک و صاف ہے اور کامل
اور بیبل سے زیادہ موثر وہ جمیع عیوب مثل فحش
کلمات اور نجس خیالات وغیرہ سے بالکل منزہ
اور مبرا ہے اس کے سر ورق پر مختصر جملہ لکھا
ہے جس سے مولف کا مقصود ہویدا ہے وہ یہ ہے
انگریزی مدارس کے لئے واقعی کیا خوب ہو کہ
جو انگریزی مدرسون مین یہ کتاب مین ہفتہ مین
دو یا تین مرتبہ اہل اسلام کے لڑکون کو پڑہائی
جاوے جس طرح کہ مشن کے مکتبون مین بیبل پڑہائی
جاتی ہے اور کیا خوب ہو جو اغنیا اس کو خرید
فرماین اور انگریزی اسکولون کے طلبا کو اور اپنے
عیسائی دوستون کو بطور انعام اور ہدیہ کے
مرحمت فرماین قیمت اس رسالہ کی محصول ڈاک سمیت
صرف ۱۲ آنہ ہے اور مولف کا پتا منشی پونہ نمبر ۱۲

حامداً و مصلیاً و مسلماً

جناب ایڈیٹر اخبار منشور محمدی بنگلور

بعد تسلیم سے واضح ہو کہ مین قبل ازین پریچر دین
مسیح تہا اور عرصہ دراز تک گول تالاب وغیرہ
پر زبان اردو و انگریزی مین منادی کرتا رہا
حسن اتفاق سے ایکدن جناب مشربیت پناہ و حافظ
نعمت اللہ صاحب سے بوقت شام مقام گول
تالاب پر شرطیہ مناظرہ قرار پایا اور حسب الوعدہ
بروز بست و پنجم ماہ جنوری ۱۸۸۵ء کو میدان
فورٹ ولیم متصل منی منٹ سے مباحثہ منعقد
ہوا اور روبرو ۷ یا ۸ ہزار مردمان کے حافظ صاحب
موصوف نے مجھسے سوال تصدیق الوہیت یسوع
مسیح از اربعہ اناجیل مروجہ کیا ہر چند مین بہت
سی کوشش کی اور تمام مفتاح الاسرار و میزان الحق
و طریق الحیات وغیرہ چہان ماری مگر زینہار
الوہیت بیچاریکا پتا نہ ملا آخر الامر قریب نہ سجے
دن کے روبرو اس جم غفیر کے مین نے توبہ کی
اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلعم کو
پڑہکر مشرف باسلام ہوا اب بہت سے کرسٹان
علیہ لعن و بد زبان مجھ پر طعن کرتے ہین کہ یہ شخص
فقط جاہل تہا اور طفل مکتب تہا ورنہ مسلمان
نہ ہوتا سو اوس کے اس اتہام سے رد مین جناب
منشی نواب علی نفیس نے ایک مختصر پرچہ شایع کرایا
ہے جو کہ خدمت فیضدرجت مین ارسال ہے اور

امید قوی ہے کہ آپ ازراہ نوازش اور کرم گستری سے اپنے اخبار صداقت آثار و گوہر بار کے کسی گوشے مین اس مضمون کو بالا اور اشتہار مطبوعہ کو تحت کرکے شایع فرما دیجئے گا تاکہ مشتریان منشور محمدی کو مژدہ عام ہو اور نیز غرض یہ ہے کہ مین اندلون وعظ اسلامیہ کیا کرتا ہون اور اکثر مضامین اونکی از حد ضرورت ہوتی ہے اگر اس خاکسار ذرہ بیمقدار کو پرچہ ہفتہ وار سے ممنون فرمائیگا تو عین لطف ہے اور انشاء اللہ مین بھی گاہ گاہ کوئی آرٹکل وررود مین مسیح ارسال کیا کرونگا۔ زیادہ سلام

الیکا نیاز مند منشی برجیسقدر المتخلص بخلیل از مقام کلکتہ خلاصی لوئر علاقہ تہانہ تالتلا۔

جناب مسٹر برجیس قدر صاحب متخلص بخلیل کا مشرف باسلام ہونا

مسٹر موصوف وہ شخص ہین جن کی پند و وعظ پر تمام پریسران کلکتہ کو فخر و ناز تہا جب آپ عیسوی مذہب کا وعظ شروع کرتے تو پہلی پادری عنایت اللہ باآواز بلند فخریہ پکار دیتے کہ ہان اب سنو جناب پادری خلیل صاحب کچہ فرمائین گے اکثر فخریہ پرچہ آپ کے تعریف مین گول تالاب پر چسپان ہوتے کہ پادری خلیل صاحب جناب مولانا خلیل صاحب کے سامنے کوئی دم نہین مار سکتا آپ کئے زبانون کے عالم ہین گنے جاتے ہے عربی فارسی اردو ناگری سنسکرت گریک سے آپ واقف ہین اور ہبرو سے آشنا ہین ماہیان انگریز اسکی شاہد ہین آپ کے اکثر مضامین انگریزی مین دین اسلام کی تردید مین چھپا کرتے تہے قریب چھ سات برس کے گول تالاب و نیز کلکتہ مین آپ پریچ کرتے رہے اور آپ وہلی مشن اسکول مین ماسٹری پر جانے کو ہی تہے کہ جناب شریعت مآب حافظ نعمت اللہ صاحب سے شرطیہ مناظرہ قرار پاکر بذریعہ اشتہار مشتہر کیا گیا چنانچہ ۲۵ جنوری ۱۸۸۵ء کو منی منٹ کے میدان مین جوق جوق مسلمین جمع ہونے لگے مسیحون نے ایک جانب منادی شروع کی و دوسری طرف علماء اسلام جناب حافظ صاحب موصوف و جناب مولانا رحیم بخش صاحب و غیرہ وعظ فرمانا شروع کیا قریب چھ سات ہزار آدمی جمع ہو چکے تہے کہ جناب برجیس قدر صاحب بہی تشریف لائے اور چند شرائط کے بعد گفتگو شروع ہوئی ہر چند چاہا کہ حضرت مسیح کی الوہیت ثابت کرین مگر توبہ توبہ یہ وہ بات ہے جس کو تمام دنیا کے پوپ اور نہ ثابت کرسکے ناچار مسٹر موصوف نے باآواز بلند کہا کہ مین حافظ صاحب سے مجبور ہوا اب جس عیسائی بہائی یا جس پادری کو دعوی ہو وہ جواب دیکر مجہ کو بچائے لیکن بندے کو خدا ثابت کرنا کیا سہل ہے آخر آپ نے اسلام قبول کیا اور ماسٹری وغیرہ پر لات ماری سہ کفر تو نا خدا خدا کرکے۔ اوس وقت مارے خوشی کے اہل اسلام پہولے نہ سماتے تہے اور عیسائی سر در گریبان نظر آتے تہے کس لئے کہ یہان

پیرون مین سب سے زیادہ لیاقت اپنے کو تھی جب آپ
عیسائی ہی تو اکثر پادری عنایت اللہ سے اشعار
اور غلطیون پر اصلاح دیا کرتے تھے اور ان سب
کا قول تھا کہ ہمارے یہان یہ کئے زبانون سے عالم
ہین اب عہد سے جو چاہے برجیس وقت مناظرہ
یہی پادری عنایت اللہ نے چاہا تھا کہ گول مال
ہو جائے مگر جناب باری نے فضل کیا سے
برجیس صیحون سے فریبات سے نکلا
خورشید مگر پردہ ظلمات سے نکلا
تثلیث سے گر جون سے پولوس سے مسون سے
اک مرد ثقہ لاکھ خرافات سے نکلا
سے خاک سے لعل بدخشان کا منور نکلا
تا کہ چھولون مین سے سچا یہی گوہر نکلا
ظلمت کفر سے برجیس جو باہر آئے
ابر مین چاند چھپا تھا سو چمک کر نکلا
سے دل برجیس مین روح القدس آکر بولے
کفر سے اور برا کہنے سے توبہ کیجے
کلمۂ فارقلیطس پہ ہو ایمان لاکر
ابن آدم کو برا کہنے سے توبہ کیجے

اب علانیہ اشتہار ہے کہ جس پادری یا جس مسیحی
کو اپنے مذہب کی سچائی پر دعوے ہو جناب
منشی محمد برجیس قدر صاحب خلیل سے مناظرہ قرار
دیکر دو بدو گفتگو کرین اور عورتون کی طرح
بے بس ہو کر کوسنا اور گالیان دینا چھوڑ دین
ورنہ کار بد کا انجام بد ہوتا ہے کسیکی توہین
مذہبی سخت جرم ہے دیکھو تعزیرات ہند نا پڑ
ہو کر ہمین حکام سے رجوع کرنا پڑیگا
راقم طرفین کا دوست ۔ ن ۔ ن

ماہی ملل کشیف جناب محمد شریف صاحب قبلہ
سلام سنت الاسلام معروض ہے لگے ہاتون وزرا
ذیل کا مضمون درج فرما دیجئے مشکوری ہوگی
جو جانتے ہین وہ تو جانتے ہین اور جو نہین جانتے
وہ بھی جان جائین کہ یہ بات یون اور ایسی ہے
اور یہ حضرات ایسے ہین ۔
راہ پر حضرت زاہد کو لگا ہی لائے
سچ تو یہ ہے کہ مے آشام برے ہوتے ہین
یہ ہمارا چپ چاپ صبر کئے بیٹھے رہنا آخر رنگ لایا
کیون عیسائیو!! کیسی آنکھ دکھا کر ہمسے کلے بیٹھے
لے لیتے تھے ۔ کہین میرے مونہ سے نکلگیا کہ "جو
ہندوستانی کرستان ہوتا ہے بے طمع نہین ہوتا"
اسپر ہمکو جہلا کر نظیر مانگی گئی ۔ مجھ عقل سے پورے
کو اور کچھ تو سوجھا نہین "عماد الدین" و
"صفدر علی" کی نظیر جو پیش کی تو انہی دو
سخت جواب دیا کہ مین تو سہم گیا دو کیا کہ دو
بس!! یہی دو لڑکے؟ کچھ خبر بھی ہے؟ یہ دو تو
خود صاحب جانذار دہین کوشش کرسے اول تو کر
ہوئے ہین بعدہ مذہب اختیار کیا ہے ۔ یہ وہ
تھوڑی ہے کہ اگر ہمارے ہی مسلمان ہوا تو
گھر گھر تک چندہ لگایا گیا وہ بھی کہین سے ملا

نہین ہین ملا ہے یہان کسی کو بتا سکتے ہو کہ فلانے
کو کرسٹان ہونے کے لیے یون روپیہ دیا گیا ہرگز
نہین تب کیا تھا یہان یک چپ اور ہزار چپ
بارے اتنا تو ہمارے خاطر ہی خواہ ہے۔ اور
اخیر زمانہ پر دو تین پیرا گراف ۳ دسمبر ۱۸۷۶ء
کا اودھ اخبار سے طرفہ یون گواہی دیتا
ہے کہ "خاصے رہے جنوبی ہند سے رومن کیتھلک
اور پروٹسٹنٹ مشنریون مین اپنے اپنے کارگذاریون
کے متعلق ایک عجیب طرح کا جاہلانہ جھگڑا پیدا
ہوا ہے اور اخبار مدراس کے صفحات مین خط و
کتابت کے ذریعہ سے اسبارہ مین خوب رد و بدل
ہو رہی ہے ظاہرا یہ جھگڑا اس وجہ سے پیدا ہوا
ہے کہ پروٹسٹنٹ فرقہ کے پادری یہ بیان
کرتے ہین کہ "رومن کیتھلک مشنریون نے دیسی
لوگون کو جو عیسائی ہو گئے ہین خرید کیا اور
خریدتے جاتے ہین" اسکے جواب مین رومن کیتھلک
پادری یہ کہتے ہین کہ "ہم دیسیون کو روپیہ اس
بات کے واسطے نہین دیتے کہ وہ ہمارا مذہب قبول
کرین لیکن پادری ایس-پی-جی البتہ روپیہ
دیکر اپنے مذہب مین لانے کی ترغیب دیتے ہین
(ز-ح - انڈین ویلی نیوز)"

لیو صاحب!! یہ اوپر کے جواب مین ہمارے ہی
آنکھہ مین انگلی کئی گئی تھی پس معلوم ہوا کہ
دھول مین پول ہی ہو آگے آئے مشن کی روئی
ہم چودھری مولوی بخش صاحب کے کمال مداح

ہین کہ اپنے پرزور قلم سے اور خصوصا اس اخبار کے
نمبر ۹ جلد ۱۱ کو غریب فرقہ کرشن سعادت مذہبی
حاصل کیا ہے۔ مکاش۔ دامتنزلہ تبک۔ مکے بابے
مین کچھ اور زور دیکر لکھتے تو خوب ہوتا گویون
بھی ہماری تسکین ہو گئی۔ ماشاء اللہ و جزاک اللہ
و بارک اللہ لک فی عمرک و ملکک آمین۔

راقم آگے تو مسیحی تھا پر اب کیسا محمدی ہو چلا ہے
م-ع- بنارسی۔ از ضلع جونپور۔

بقیہ سوالات سابق

سوال ۷۷ جب ناپاک روحون کو مسیح نہین
نکال سکے تو مسیحی کیونکر نکال سکتے ہین۔

سوال ۷۸ جب ایسا معاملہ ہے تو طالب نجات
کو اس مذہب مین داخل ہونا کیا فائدہ ہے۔

سوال ۷۹ متی ۱۲ باب ۴۶ جب وہ جماعتون
سے یہ کہہ رہا تھا دیکھو اوس کی ماں اور اوس
کی بھائی باہر کھڑے اوس سے بات کیا چاہتے تھے۔
۴۷۔ تب کسی نے اس سے کہا کہ دیکھہ تیری ماں
اور تیرے بھائی باہر کھڑے تجھسے بات کیا چاہتے ہین
۴۸۔ پر اوسنے جواب مین خبر دینے والے سے کہا
کون ہے میری ماں اور کون ہین میرے بھائی۔
۴۹۔ اور اپنا ہاتھ اپنے شاگردون کے طرف
بڑھا کر کہا کہ دیکھہ میری ماں اور میرا بھائی۔
۵۰۔ کیونکہ جو کوئی میرے باپ کی جو آسمان پر
ہے مرضی پر چلتا ہے میرا بھائی اور بہن اور مادر
ہے۔ اگر مسیح کی ماں اور بہن اور بھائی خدا کی

کی مرضی پر چلتے تھے تو مسیح نے یہ شرط لگا کر خلاف ادب و انصاف ان کو اپنی ماں اور بہن بھائی کہنے سے کیون انکار کیا اور اگر مسیح کی ماں بہن بھائی خدا کی مرضی پر نہ چلتے تھے اور مسیح نے یہ شرط واقعی لگائی تھی تو اب ہم ان سے کیا اعتقاد رکھین اور ان کو کیا سمجھین۔

سوال ۸۰ متی ۱۲ باب ۱۰ تب شاگردون نے پاس آکے اس سے کہا تو ان سے تمثیلون مین کیون کلام کرتا ہے ۱۱ اوس نے جواب مین ان سے کہا کہ تمہین عنایت ہوی کہ آسمان کی بادشاہت کی بھید جانو پر اونہین عنایت نہین ہوی ۱۳ اس لئے مین ان سے تمثیلون مین بات کرتا ہون کہ وے دیکھتے ہوے نہین دیکھتے اور سنتے ہوے نہین سنتے اور نہین سمجھتے ہین۔

حاصل مطلب یہ ہے کہ مسیح جو سوا شاگردون کے دوسرون سے معما اور تمثیل مین بات کرتے تھے تو اون کا مطلب یہ تہا کہ سوا شاگردون کے اور کوئی آسمانی بادشاہت داخل نہ ہو چنانچہ جب شاگردون نے اس معما گوئی اور چیستان خوانی کے نسبت سوال کیا تو یہی جواب ملا کہ مین اسواسطے ایسا کرتا ہون کہ یہ لوگ نہ سمجھین۔ تو ہمارا سوال یہ ہے کہ ایسا حاسد اور کپتی آدمی رسول اور خدا ہو سکتا ہے

سوال ۸۱ جب وہ لوگ مسیح کی معما اور پہیلی کو نہ سمجھے تو ان بیچارون کی کیا خطا اگر مسیح عام فہم گفتگو کرتے تو وہ سمجھتے اور ایمان لاتے اور جبکہ وہ مسیح کی باتون کو سمجھے ہی نہین اور نیز مسیح بھی ان کا نہ سمجھانا ہی بہتر جانتے تھے تو اون کا مسیح کو نہ قبول کرنا بجاے خود تہا یا نہین۔

سوال ۸۲ انبیا و مرسلین کو دعوت دین اور اپنی صداقت کا ثبوت عبارت عام فہم مین اور عام طور سے کرنا چاہیے یا بطور معما اور پہیلی اور خاص طور سے۔ باقی آیندہ

بقیۂ جواب نور افشان نمبر ۳۸ جلد ۱۲ مطبوعۂ ۱۸ ستمبر ۱۸۸۴ء

اور آپ لکھتے ہین اکثر محمدی نہین مانتے بھلا اس روباہ بازی کی کچھ انتہا ہی اگر کل محمدی اس مسئلہ کو نہین مانتے تو آپ کو لازم ہے کہ ان محمدیون کی جو اس مسئلہ مین آپ سے اتفاق رکھتے ہین فرد بنا کر پیش کیجئے ورنہ اس عبارت کی اصلاح فرمائے یا واپس کر لیجئے۔ اور انہین الفاظ مین آپ کی یک اور حیلہ سازی و ہوشیاری کا اسراف کرتے ہین کہ آپ تحریر فرماتے ہین کہ محمدی معصومیت انبیا پر دلیل شفاعت پیش کرتے ہین العیاذ باللہ اس افترا کا کیا ٹھکانا ہے اجی مدرس صاحب وہ کون محمدی ہے جو معصومیت انبیا پر شفاعت کو استدلال کرتا ہے ہان مسئلہ شفاعت کل انبیا حق ہے مگر اس کو معصومیت سے کیا نسبت کیونکہ ہمارے عقیدہ مین شفاعت تو غیر انبیا بھی مثل صدیقین و شہدا و اولیا و صالحین کی کرائین گے پھر ہم محمدی ایسے کمزور دلیل کیون

بیان کرتے یہ آپ کی محض افترا پردازی ہے۔
دلیل لا یعنی بیان کرنا اور زمین کے جواب مین
آسمان کہنا تم لوگون کا حصہ ہے نہ ہم محمدیون
کا چنانچہ پہلی پرچہ نور افشان مین محمدیون کا
یہ اعتراض تہا کہ انجیل نویسون نے غلطی سے چار
نام پیہوڑ دئے اور آپ کا اوسپر یہ جواب تہا
کہ حضرت عمر رضہ بہی تو خدا کی مشیر ہین ناظرین انصاف
فرمائین کہ مدرس صاحب کیسی کرسین لیتی ہین
مگر ہم بہی یہ نظر اسکے کہ ہر فرعونے را موسیٰ اُن
کو اسی کی پہلو سے پہلو دیگر خوب ہی سلاتے ہین
معصومیت انبیا کی اور بہت دلائل قویہ ہین جو
بائبل مین مصرح ہین اور مسلمات مسیحیان ہی
ہین جن کو مدرس صاحب کی کانون نے سنا تو
ہوگا مگر ایک کان بہرا اور ایک کان گونگا کرکے
اپنے گہر اوت سے شفاعت کو دلیل عصمت گہڑ دیا۔
ایسے زرگری کو ہمارا سلام ہے۔

قولہ اس دعوے کی انکشاف حقیقت کے لئے
ضرور ہے کہ کچہ مختصر حال محمد صاحب کا جو مسلمانون
کے نزدیک سب نبیون کے سردار قرار دئے
گئے ہین تحریر کیا جاے کیونکہ جب نبیون کا سردار
بے گناہ نہ ٹہریگا اور دون کا خاطی ماننا کچہہ
دشوار نہ ہوگا۔

اقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حالات ملکوتی سے اگر آپ کچہ واقفیت رکہتے تو
ان کے مخالفت مین کیون کمربستہ ہوتے ہم قسمیہ
کہتے ہین کہ آپ آنحضرت کی افعال و حرکات و سکنات
سے محض جاہل و بے علم ہین آنحضرت کو بڑے بڑے
معزز مفسرین و مورخین عیسائی خوب پہچانتے ہے
آپ ان کو کیا جانین لمولفہ

جوہر شناس جوہری ہوتے ہین جان من
رکہہ دہوئی کو تمیز کہان لعل و سنگ کی

اگر آپ کی حالات ماہرہ کا انکشاف بدیہہ انصاف
منظور ہے تو مسٹر جارج سیل صاحب مفسر قرآن کی
تفسیر مین دیکہئے۔ اور مسٹر اڈورڈ گبن اور مسٹر
جان ولیون پورٹ اور پارکہرسٹ ہیوڈورا اور
مسٹر گاڈفری ہنگینس وغیرہ کی تصانیف مین ملاحظہ
فرمائے کہ یہ لوگ با وجودیکہ مخالف تہے مگر کس وجہ
آپ کی حمد سرائی مین رطب اللسان ہوے ہین
پس جس کی اوس سے مخالف تعریف کرین وہ کیسے
اوصاف جلیلہ و صفات جمیلہ رکہتا ہوگا اور اگر
تازہ تصانیف کا دیکہنا منظور ہو جن کے مصنفین
بہی بفضلہ زندہ ہین اور عیسائی مذہب پر قایم
ہین اور نبوت و رسالت آنحضرت کو مثل مورخین
مصرحہ صدر قبول کر لیا ہے تو فیوچر اف اسلام
مصنفہ مسٹر بلنٹ ممبر پارلیمنٹ اور تصانیف مسٹر
ڈال صاحب لعربکیہ وارد کلکتہ وغیرہ دیکہئے تاکہ
پردہ غفلت آنکہون سے دور ہو جاے مگر آپ کا
اس قدر مایۂ علمی کہان ہے جو ان کتابون پر
عبور ہو ہان کسی ذیعلم سے ان کتابون کو سنا
کیجئے۔ افسوس ہے کہ ایک نبیون کی سردار کی

انشی نبض دسمہ مدرس صاحب کی دل مین ایسی
مشتعل ہوی کہ تر و خشک سب ہی جلی جاتے ہین
اور اوم سے نصرت مسیح ملکی مفاد تک اسکی شعلہ
ہ رتے ہین چنانچہ خود ہی فرماتے ہین کہ جب نبیون
کو سردار بے گناہ نہ ٹہرے گا تو اوردن کو خاطی
ماننا کچہ دشوار نہ ہوگا۔ بہلا صاحب دیکہین تو
آپ کا الحاد کس درجہ پر ہے۔

قولہ اب سنئے محمد صاحب کا حال دو قسم کی کتابون
مین مندرج ہے ایک قرآن جو خود محمد صاحب کی
تصنیف ہے۔

اقول لمعہ لغہ بلا دلیل کہوگے خفیف ہوگے
ہمارا حرج نہین آپ بات کہوگے
گفتی ندارد کسی با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

جناب مدرس صاحب کس آیت مین لکہا ہے کہ قرآن
تصنیف آنحضرت ہے دیکہو تو ہم ذرا دو ذرا بات مین
تمہاری کتاب مسلمہ مین سے کیسے تفصیل و صراحت
کے ساتہ بحوالۂ باب و آیات و صفحہ و سطر وغیرہ
مع دلائل قویہ ثابت کر دکہاتے ہین اور آپ دعوے
تو ایسے لمبی چوڑی دہلی سے کلکتہ تک کر بیٹہتے ہین
اور کوئی سند جہوٹی یا سچی ہی نہین پیش کرتے
مزید برآن اگر ہم خود ہی سند طلب کرتے ہین تو
آپ ایسے گم ہو جاتے ہین کہ گویا آپ نہ تہے اگر مدرس
صاحب سچے ہین تو ایک ہی آیت کو اپنے دعوے پر
سند لاوین ورنہ ناحق زبان درازی چہوڑین

اور بفرض محال اگر قرآن تصنیف آنحضرت ہی ہوتو
اس سے مدرس صاحب کو کیا فائدہ اور ہمارا کیا نقصان
کیونکہ اناجیل و کتب عہد عتیق وغیرہ بہی حواریون
نبیون کی تصنیف ہین بلکہ جن مصنفون سے نسبت
کتب عہد عتیق و جدید منسوب ہین ان مصنفون
کی بہی خاص اونہین تصنیفات اور عیسائی علماء
کی مسلمات کے رو سے تصنیف نہین اور اناجیل
تو مسیح کی بہی تصنیف تم نہین کہتے حواریون
شاگردون کا نام بدنام کرتے ہو اور فی الواقع
حواری و شاگرد ہی اون کے مصنف ہین چنانچہ
اوپر اس سے فہرست چند آیات فقط موسی کی
پانچ کتابون کی اور عہد جدید کا کچہ حال منشور
محمدی مین بجواب نور افشان نمبر ۲۳ و ۲۴
پیشتر لکہہ چکا ہون اور کبہی فرصت ہوی تو
مفصلا ہر ایک کتاب کا حال مع اوس کے مصنف
کے لکہہ سناؤن گا۔ اب نہین معلوم کہ مدرس
صاحب کس لئے ایسے بیہودہ اعتراضات کرتے ہین
قولہ دوسری حدیث جو نہ محمد صاحب کی
تصنیف اور نہ اون کے کسی صحابی کی بلکہ ان
کی مصنفون نے تو محمد صاحب کا مونہ ہی نہین دیکہا
قول اور فعل کا منضبط کرنا تو کیا کام رکہتا ہے
کیونکہ محمد صاحب کا انتقال ۱۱ھ ہجری مین
ہو گیا اور پہلے امام مالک صاحب کی پیدائش
۹۳ھ ہجری کی ہے اسی قولہ پندرہون امام
نووی ۶۳۱ھ ہجری مین پیدا ہوے اور ۶۷۶ھ مین مر گئے

اقول دروغ اے برادر مگو زینہار کہ کاذب
لہو و خوار رد ہے اعتبار۔ جہونت سے آدمی کا اعتبار
جاتا ہے رہستبا زون مین خواری الحکم الحاکمین
سے سزا پاتا ہے مصنفین کہان مین مدرس صاحب
کا کذب و اتہام ملاحظہ فرماوین کہ آپ احادیث
نبوی کو تصانیف تابعین کہتے ہین بہلا کس کتاب
مین لکہا ہے کہ احادیث قول آنحضرتؐ ہین افسوس
ہے کہ مدرس صاحب نے حدیث آنحضرتؐ و اقوال
صحابہؓ و تابعین و تبع تابعین مین کچہ فرق نہ کیا۔
سب کو ایک ہی بتایا مگر ہم کو مدرس صاحب
کی سخت جہالت و بے علمی کی وجہ سے کچہ شکایت
نہین کیونکہ جو شخص لفظ حدیث کے معنے تک نہین
جانتا او رحدیث و اقوال صحابہ مین تمیز نہین کر سکتا
اگر وہ حدیث کو تصنیف آنحضرتؐ نہ بتاے تو کیا
تعجب ہے۔ اگرچہ ایسے جاہلون کی جواب مین "قلم فرسائی"
کرنا محض تضیع اوقات ہے مگر مدرس صاحب
کو اگر جواب نہ ملے گا تو ان کو ایسے افترا پردازیون
مین زیادہ جرات ہوگی لہذا آپ کا مایۂ علم و جہل
کچہ بطور نمونہ ظاہر کرتا ہون۔ آپ حدیث کو
قول پیغمبر نہین بتاتے پس اگر یہ بات سچ تہی تو
حدیث کی جگہ کوئی ایسا لفظ لکہدیتے جس سے
مدرس صاحب کے قول کی تائید ہوتی نہ کہ
حدیث ہی لکہین اور پہر اوس کو تصنیف آنحضرتؐ
نہ کہین کیونکہ باصطلاح محدثین حدیث کے معنے
قول پیغمبر کے ہین چنانچہ شرح سفر السعادت

کی دیباچہ صفحہ ۵ پر اس طرح کہا ہے۔ بدانکہ حدیث
در اصطلاح مشہور قول و فعل و تقریر رسول را
گویند اما قول و فعل ظاہر ست و معنی تقریر آنست
کہ مثلاً شخصے در حضرت وے فعلے کردیا سخنے گفت
و وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر آن مطلع شد
و نہی نہ کرد و سکوت در زید و آنرا مقرر داشت
و نزد بعضے حدیث عام تر است از قول و فعل و
تقریر نبیؐ شامل ست مر قول و فعل و تقریر صحابہ و تابعین
را نیز رضوان اللہ علیہم اجمعین پس آنچہ منتہی بحضرت
رسالت گردد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا مرفوع
خوانند چنانکہ گویند گفت یا کردیا تقریر نمود آنحضرتؐ
یا گویند از ابن عباس آمدہ مرفوعاً یا گویند رفعہ
کردہ این را ابن عباسؓ مثلاً و آنچہ منتہی بصحابہ
گردد آنرا موقوف خوانند چنانکہ گویند گفت یا
کردیا تقریر نمود ابن عباس رضؓ یا گویند از ابن
عباس رضؓ آمدہ موقوفاً یا موقوف ست بر ابن
عباس رضؓ مثلاً و آنچہ منتہی بتابعین ست آنرا مقطوع
گویند و مشہور آنست کہ موقوف و مقطوع را
اثر گویند و نزد بعضے اثر مخصوص بصحابہ بود انتہی
پس دیکہئے اس عبارت سے کیا نتیجہ نکلتا ہے اور
مدرس صاحب حدیث نبوی سے کیسی طرح دیتے
ہین حضرت من یہان ایک ایک حدیث و قول
پیغمبر کی متعدد طریق سے اسناد سلسلہ وار رہتے
ہین اور یہ سب سلسلہ روایا ہسندی آنحضرتؐ تک
پہونچتے ہین راویون مین وہ احتیاط ملحوظ رکہی

گئی ہے کہ اگرچہ راوی کیسا ہی دیندار و متقی ہووے
مگر اس سے تمام عمر مین ایک ہی بار سہو و یا نسیان
یا مبالغہ یا کذب یا افراط و تفریط وغیرہ وقوع مین
آوے اور اگرچہ پھر وہ کبھی فرتکب ان باتون کا
نہ ہوا اور بدل تائب ہوجاے لیکن زمرۂ محدثین
مین اوسکا کسی حدیث کی روایت پر اعتماد نہ
کرین گے اور اس حدیث کی سند تلی چنانچہ اسی
تحقیقات اور دیکھو بہان اور جانچ پرتال
سے واسطے اسماء الرجال کی کتابین لکھی گئی
ہین جس سے ہر ایک راوی حدیث کا چال چلن
اور صحت حدیث کا حال باطمینان کلی مل جاتا ہی
شرح سفر السعادت ص ۹ س ۸ - حدیثی را کہ
ملعون ست راوی وے بہ کذب موضوع خوانند
و ہر کہ ثابت شد از وے تعمد کذب در حدیث
نبوی دیگر ہرگز از وے حدیث مقبول نبود و
اگرچہ وقوع آن در تمام عمر یکبار بود و اگرچہ توبہ
کند بخلاف شاہد زور چون توبہ کند - و شیخ محمد
جوینی رح تعمد کذاب را بر آن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم داخل کفر داشتہ -
س ۱۳ - ہم چنین انکہ مشہور و معروف شدہ
باشد بدروغ گفتن در سخن اگرچہ وقوع آن در
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم از وے ثابت
و ظاہر نشدہ -
س ۲۴ - دیگا ہی بسبب انکہ مقل است در حدیث و کم
روایت کردہ و کم کسے از وے اخذ نمودہ و در روایت

کردہ پس معروف نگشتہ و مجہول ماندہ یا بسبب
انکہ راوی او را تسمیہ نکردہ و بقصد اختفار
نام وے نبردہ و گفتہ مثلا اخبرنی فلان شیخ
یا رجل و امثال آن و این را مبہم خوانند و حدیث
مبہم مقبول نبود زیرا کہ شرط قبول عدالت
ست و چون نام وے مبہم ماند عین وے نیز
مبہم شد پس عدالت وے چگونہ معلوم گردد
و اگر مبہم بلفظ تعدیل آید آن نیز مقبول نبود
بر قول اصح چنانکہ گوید اخبرنی ثقۃ مثلاً -
دیکھو جو حدیث خاص زبان آنحضرتؐ کی ہے
اوس کی بیان و تالیف مین کسقدر رعایت
و احتیاط رکھی ہے اور کیسے کیسے مدقق تحقیقات
کی گئی ہے اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو جملہ اقسام
حدیث اور محدثین کی تحقیقات اور ضوابط
جو ان کی صحت پر ملحوظ رکھی گئی ہین مدرس
صاحب کو لکھہ سناتا مگر ان کو لازم ہے کہ اسماء
رجال کی کتابین اور فن حدیث کی ائمہ کی
تحقیقاتین دیکھتے رہا کرین شاید پردہ غفلت
دور ہوجاوے مگر جن کی دلون مین روگ
ہے انکا روگ تو دمبدم زیادہ ہی ہوگا -
خیر شاید مدرس صاحب نے اپنی کتب آسمانی
اور ان کی مصنفین و کاتبین و راویین کی
دیانت و امانت پر فن حدیث کی مامون کی
کتابون کو بھی گمان کیا ہوگا کہ جب ہماری
آسمانی کتابین ایسے ہین تو اسلام کے کتب احادیث

بھی کیا ایسے نہ ہونگی لیکن یاد رہے کہ یہ ویہ ہات
تو علماء مسیحی ہی کا مصنع ہے یہان تو علاوہ
قرآن کلام الٰہی کے جس کی توثیق وسند زمان
آنحضرت سے برابر آجتک چلی آتی ہے خود آنحضرت
کی کلام اور ان کے اصحابون اور تابعین کی
اقوال کی سندین بال بندھی ہوتے ہین نمونہ
اوس کا یہ ہے کہ کسی ایک ہی حدیث کو کتب
حدیث مین ملاحظہ فرماے تو اوس کی کتنی متعدد
سندین ملتی ہین اور اس کی ایک ایک حرف
بلکہ اعراب پر بحث محدثین کو غور کیجئے پھر اوسی
کو اسماء رجال کی کتابون مین دیکھئے کہ محققین
نے ایک ایک لفظ حدیث پر کیسی محنت و سعی
و دوی انہا کر کس دیانت و امانت سے اوسکی
جانچ پرتال کی ہے۔ مدرس صاحب کا ائمہ حدیث
کی پندرہ امام کو مصنف احادیث کہنا سراسر کور
چشمی و تعصب ہے اور اسپر یہ شاہد پیش کرنا
کہ اونہون نے آنحضرت کو نہین دیکھا تہا جادہ
انصاف سے خارج ہے کیونکہ جب ان کو آنحضرت
کی حدیث بذریعہ روات ثقات کی جنکا سلسلہ
آنحضرت تک پہونچتا ہے دستیاب ہوئین
تو یہ بہی بمنزلہ اسبات کے ہین کہ گویا خود اونہون
نے آنحضرت سے اپنی کانون سنا اور اگر بفرض
محال ان بزرگون کا آنحضرت کو نہ دیکھنا ہی
دلیل اسبات کی ہے کہ احادیث تصنیف و اقوال
نبوی نہین تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ مرقس و
لوقا و پولوس نے مسیح کو نہین دیکھا نہ اوس کے روبرو
ایمان لائے جو کچہ ان تینون نے کہ موافق تثلیث
کی ان کا عقیدہ ہے لکہا ہے۔ روایتاً ہی لکہا ہے
پس اناجیل مرقس و لوقا و ناہجات پولوس قابل
اعتبار نہین ہین ؎

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

قولہ پس جن کی پیدائش محمد صاحب سے سو برس
سے چہہ سو برس بعد تک ہو اون کا قول نبی
صاحب کے حق مین کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔
اقول حدیث نبوی کو قول ان بزرگون کا پہلے
تو ثابت کرین تب یہ کہین گو سلسلہ محدثین پہلے صدی
سے ۶ صدی تک اپنے بیان کیا مگر عقل کی آنکہ کہولکر
وہ سلسلہ اسناد بہی دیکہہ لینا تہا جس سلسلہ سے
ان کو حدیث نبوی پہونچی مگر جب آپ کو مایہ علمی
نہین ہے تو کیونکر دیکہین سنی سنائی باتون مین
کچہ نمک مرچ لگاکر آپ نے بہی مثل کاغذ کے سیہ
روئی پیدا کرلی خیر خدا کو جواب دینا ہوگا: علاوہ
حدیث نبوی کے جسکی اسناد صحیحہ آنحضرت تک ہی
ان بزرگون کے اقوال بہی سندی ہین مثلاً علماء
عیسوی کی ان کی کلام مین افراط و تفریط و لغزش
نہین ہے اور بہلا ایک حدیث کو تو ایسے نکال کر
دکہلا دین کہ یہ قول بزرگون کا ہے جیسی سند
متصلہ آنحضرت کی حدیثون کی ہے تم عہد عتیق و
جدید کی کتابون کی (جن مین اکثر کلام خدا ہے)

ایک سند تو ایسی پیش کر دیگر یہ تم سے قیامت تک نہ ہوگا اور نہ اب تک ہوا اور سند تو سند ہی ہوتی ہے تم تو کوئی کتاب صحیح صحیح بھی جس مین جعل نہ ہو نہین دکھا سکتے چنانچہ اکثر کتابون کو تم جعلی بتاتے ہو اور جن کو تم تسلیم کرتے ہو ان کو تمہاری دوسرے بھائی جعلی کہتے ہین پھر ان کا یہ حال معلوم نہین کہ کب اور کس نے تصنیف کی چنانچہ انجیل متی صفحہ جہان سے گم ہے صرف اسکا ترجمہ باقی ہے اور مترجم خدا جانے کون ہے یہ تم نہین بتا سکتے انجیل یوحنا اور اوس کی خطوط و مکاشفات یوحنا کی تصنیف نہین دوسری صدی مین کسی تم سے لیئق و دیندار نے خود تصنیف کرکے بغرض پسند و مقبولیت یوحنا کا نام لکھدیا اور مکاشفات یوحنا تو ایک ملحد سرنتھس نامی کی ہے اور مرقس و لوقا کی انجیل تمہاری رائے کے بموجب صحیح نہین ہو سکتی کیونکہ اونہون نے عیسی مسیح کا مونہ بھی نہین دیکھا تھا اور تم انکی زمانہ تصنیف کی عجیب کیفیت بیان کرتے ہو چنانچہ ٹارن صاحب اپنی تفسیر ۴ جلد مین تحریر فرماتے ہین کہ پہلی انجیل سن ۳۷ یا ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ عیسوی مین اور دوسری انجیل سن ۵۶ سے ۵۷ تک اور بنکن غالب سن ۶۰ یا ۶۳ مین اور تیسری انجیل سن ۵۳ یا ۶۳ یا ۶۴ مین اور چوتھی انجیل سن ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰ یا ۹۰ یا ۹۸ عیسوی مین تصنیف ہوی واقعی جب سند نہین تو انکلون جو چاہے فرمائے اور عجب حیرت ہے کہ ائمہ حدیث نے صدی سے ۲ سو سال تک احادیث نبوی کو سند نہین اور تحقیقات جلیلہ سے شبانہ روز سے محنت مین یک جا جمع کیا اور زمانہ تالیف مین کسی قسم کا اختلاف و شبہ نہوا وہ تو مدرس صاحب کی نزدیک صحیح نہووے اور ایک بازاری بات اناجیل کو جن کو خود مدرس صاحب کی دوسری فرقون کی برادری اکثر کو جعلی بیان کرے اور ان کی تالیف مین کوئی زمانہ معین نہو اور جن کی کوئی سند جناب مسیح و حوارئین تک متصل یا منفصلہ کوئی قرار نپاوے وہ صحیح سمجھے جاوین یہ وہی مثل مدرس صاحب پر صادق آئی کہ میرا عیب و ہنر سمجھو دوسرون کی ہنر کو عیب جانو۔ کبھی ہمارے بھائی عیسائی جو اناجیل اربعہ کی صداقت پر تراجم قدیم کی شہادت لاتے تھے وہ مدرس صاحب سے اس اجتہاد نے (کہ جن کی پیدایش سن ۱۰۰۰ ہجری سے سن ۱۶۰۰ ہجری تک ہوان کا قول نبی صاحب کے حق مین کیونکر صحیح ہوگا) اس شہادت کو بالکل باطل کر دیا ایسے ہی جو پہلی صدی سے چوتھی پانچوین صدی تک کی علما کی گواہی پیش کیا کرتے تھے وہ بھی باطل کر دی مرحبا مرحبا خلف الرشید ہون تو ایسے ہون غیرت مند ہون تو ایسے ہون۔

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف سے باہتمام چھپا۔